منصبِ امامت

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ



کتاب : منصب امامت
مصنف : حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ
مترجم : حکیم محمد حسین علوی
مطبع : حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور
اشاعت چہارم : 2008
اہتمام : محبوب الرحمٰن انور
قیمت : =/150

لیگل ایڈوائزر
قیصر زمان ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور
ایکس انکم ٹیکس آفیسر
بی اے، ایل ایل بی، ایل ایل ایم (لندن)
ڈی ای ایل (پنجاب یونیورسٹی)

فہرست مضامین

دوی الناس وضربوا بعطن"

میں بھلا معلوم ہوتا تھا۔ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو اس سے اچھا کھینچ سکے۔ سیر کر دیا اس نے لوگوں کو اور وہ خوب خوش ہوئے۔

خلفائے راشدینؓ میں انتظام اور امورِ خلافت کے سرانجام کی وجہ

سے جو فضیلت ہے وہ ایک عارضی امر ہے اصل کمالِ خلافت کے ساتھ اس کا تعلق نہیں۔ جیسے کہ انبیاء و مرسلین کی فضیلت قلت و کثرتِ ہدایت کے باوجود علم ہے۔ اور وہ فضیلت بھی عارضی ہے نہ کہ اصل منصب رسالت کی وجہ سے ہے۔ اس بیان میں چند امور ہیں جو مطلق خلیفہ راشد کے احکام کے متعلق ہیں۔ ہم انہیں چند نکات کے ضمن میں بیان کرتے ہیں۔

خلیفۂ راشد کی تعریف۔ نکتہ اوّل

خلیفۂ راشد وہ شخص ہے جو منصبِ امامت رکھتا ہو اور ریاستِ ایمانی کے معاملات اس سے ظاہر ہوں۔ جو اس منصب تک پہنچا وہی خلیفۂ راشد ہے۔ خواہ زمانۂ سابق میں ظاہر ہوا خواہ موجودہ زمانے میں ہو خواہ اوائل اُمت میں ہو خواہ اس کے آخر میں۔ خواہ فاطمی نسل سے ہو یا ہاشمی سے۔ خواہ نسل قصی سے ہو خواہ نسل قریش سے۔ اس لفظ خلیفہ کو بمنزلہ لفظ خلیل اللہ، کلیم اللہ، روح اللہ، حبیب اللہ یا صدیق اکبر، فاروق اعظم، ذوالنورین، مرتضیٰ، مجتبیٰ اور سید الشہدا۔ یا ان کے مانند شمار کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک لقب بزرگان دین میں سے ایک خاص بزرگ کی ذات سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اس لقب کے اطلاق سے اسی بزرگ کی ذات تصور کی جاتی ہے۔ اور اسی طرح یہ بھی نہ سمجھ لینا چاہیے کہ لفظ خلفائے راشدینؓ خلفائے اربعہ کی ذات سے خصوصیت رکھتا ہے کہ اس

لفظ کے استعمال سے انہی بزرگوں کی ذات مقصود ہوتی ہے۔ حاشا وکلا بلکہ اس لقب کو بمنزلہ ولی اللہ، مجتہد، عالم، عابد، زاہد، فقیہ، محدث، متکلم، حافظ، بادشاہ، امیر یا وزیر کے تصور کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک خاص منصب پر دلالت نہیں رکھتا۔ جو کوئی بھی اس صفت سے متصف اور اس منصب پر قائم ہو وہی اس لقب سے ملقب ہو سکتا ہے۔

خلافت راشدہ کے اوقات

پس جیسا کہ کبھی کبھی دریائے رحمت سے کوئی موج سربلند ہوتی ہے اور آئمہ ہدیٰ میں سے کسی امام کو ظاہر کرتی ہے ایسا ہی اللہ کی نعمت کمال تک پہنچتی ہے تو کسی کو تختِ خلافت پر جلوہ افروز کر دیتی ہے۔ اور وہی امام اس زمانے کا خلیفۂ راشد ہے۔ اور وہ جو حدیث میں وارد ہے کہ خلافت راشدہ کا زمانہ رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تیس۳۰ سال تک ہے اس کے بعد سلطنت ہوگی تو اس سے مراد یہ ہے کہ خلافت راشدہ متصل اور تواتر طریق پر تیس۳۰ سال تک رہے گی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قیام قیامت تک خلافتِ راشدہ کا زمانہ وہی تیس۳۰ سال ہے اور بس۔ بلکہ حدیث مذکورہ کا مفہوم یہی ہے کہ خلافت راشدہ تیس۳۰ سال گزرنے کے بعد منقطع ہوگی نہ یہ کہ اس کے بعد پھر خلافت راشدہ کبھی آ ہی نہیں سکتی۔ بلکہ ایک دوسری حدیث خلافتِ راشدہ کے انقطاع کے بعد پھر عود کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ

نبوت تم میں رہے گی اللہ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا اور بعدہٗ نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی جو اللہ کے منشا تک رہے گی پھر اسے بھی اللہ اٹھا لے گا۔

ثم تکون ملکًا عاضًا فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ ثم یکون ملکًا جبریًا فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت۔	پھر بادشاہی ہوگی اور اسے بھی اللہ جب تک چاہے گا رکھے گا پھر اسے بھی اُٹھالے گا۔ پھر سلطنت جابرانہ ہوگی جو منشاء باری تعالیٰ تک رہے گی۔ پھر اسے بھی اُٹھالے گا اور اس کے بعد پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی۔ پھر آپ چُپ ہو گئے۔

خلافت حضرت مہدیؑ اور یہ بھی امرِ ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خلافت، خلافت راشدہ سے افضل انواع میں سے ہوگی یعنی وہ خلافت "منتظم محفوظہ" ہوگی۔ کیونکہ ان کی تعریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لولم یبق من الدنیا الایوم لطول اللہ ذٰلک الیوم حتّٰی یبعث اللہ فیہ رجلا من اھل بیتی یواطئ اسمہٗ اسمی واسم ابیہ اسم ابی بملاء الارض قسطًا وعدلا کما ملئت ظلمًا وجورًا	اگر دُنیا میں کچھ باقی نہ رہے مگر ایک دن کہ لمبا کر دے اسے اللہ تعالیٰ یہاں تک کہ اُٹھا دے اللہ تعالیٰ ایک آدمی میرے اہل بیت سے میرے ہمنام اور اس کے باپ کا نام بھی میرے باپ کے ہمنام ہوگا بھر جائے گی زمین خوبی اور انصاف سے جیسا کہ بھری ہو ظلم اور جَور سے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اتاہ ابدال الشام وعصائب اھل العراق نبیا یعونہٗ۔	شام کے ابدال اور عراق کے بزرگ اس کے پاس آکر بیعت کریں گے۔

نیز فرمایا:۔

ویعمل فی الناس بسنۃ نبیھم ویلقی الاسلام بجیرانہ فی الارض۔	لوگوں کے درمیان ان کے پیغمبر کے طریق پر عمل کریں گے اور زمین میں اسلام پھیلائیں گے۔

اور فرمایا:۔

یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض لاتدع السماء من قطرھا شیئًا الاصبتہ مدرارًا ولاتدع الارض من نباتھا شیئًا الااخرجتہٗ حتی یتمنی الاحیاء الاموات	ان سے آسمان اور زمین والے راضی ہوں گے، آسمان بہت مینہ برسائے گا اور زمین بہت نباتات اُگائے گی حتی کہ زندے موت کی آرزو کریں گے۔

نیز وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

المھدی علیہ السلام یشبہنی فی الخلق	مہدی علیہ السلام خُلق میں میرے مشابہ ہوں گے۔

خلیفۂ راشد کا تعین یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ خلافت کا زمانہ اوائلِ اُمّت یعنی زمانہ خلفائے اربعہؓ کا تھا یا اواخر اُمّت میں مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہوگا اور ان کے درمیان کا زمانہ معطّل ہے کہ ہرگز اس میں خلافتِ راشدہ ظاہر نہیں ہونے کی۔ کیونکہ اکثر تابعین نے خلافتِ عمر بن عبدالعزیزؒ کو بھی خلافتِ راشدہ میں سے شمار کیا ہے اور حدیث اوّل میں جو خلافتِ راشدہ کے عود کرنے کے متعلق مذکور ہوا اسے خلافتِ عمر بن عبدالعزیزؒ پر عائد کیا ہے۔ چنانچہ حضرت حبیبؒ نے جو تابعین کے زُمرے میں سے ہیں یہی حدیث حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ کی طرف منسوب کی ہے اور اس کے اخیر میں یہ بشارت لکھی ہے کہ:۔